Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ [illegible] پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۸ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۸ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۵

جب تک عملی طور پر ایمان کو ثابت نہ کیا جائے محض قول سے کچھ نہیں بنتا

ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو اور صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (البقرہ ۴۵)

ترجمہ۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی (کرنے) کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو؟

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ (بخاری)

ترجمہ۔ جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور پھر اس پر عمل بھی کرتا ہے وہ اس رنگترے کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہے اور بو بھی اچھی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ مومن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ بزدلی اور نفاق ہر دو مومن سے دور رہتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھایا۔ ایسا ہی تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۴)

(۲) "مشکلات ہی کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا۔ بہانہ سازی اس وقت تک دور ہی نہیں ہوتی۔ عملی طور پر جب مصیبت کا وقت [illegible] اس وقت [illegible] نکلنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۵)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۸ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو تین ہفتہ قبل جو چوٹیں آئی تھیں اس کے بعد سے طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ اور آپ بہت کمزوری محسوس فرماتی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر سلامت رکھے آمین

• مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مربی سلسلہ مقیم کنری ضلع تھرپارکر (ابن محترم چوہدری فرزند علی صاحب ربوہ) کا نکاح پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمہ جمیلہ سلیم صاحبہ بنت مکرم راجہ سلیم احمد صاحب جنجوعہ ربوہ کے ہمراہ زیر ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے (پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ) نے مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء کو بمکان چوہدری فرزند علی صاحب واقعہ دارالرحمت غربی ربوہ پڑھا۔ مکرم ہادی علی صاحب محترم ماسٹر راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کے نواسے اور مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی پوتی ہیں۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد نعیم شاہد مربی سلسلہ ربوہ

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت

۳۰۔۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگی انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰۔۳۱ امان اور یکم شہادت ۱۳۵۸ہش (مطابق ۳۰۔۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء) بروز جمعہ ہفتہ اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ)

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ر صفر ۱۳۹۹ھ
۱۸ر صلح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلاح اُخروی میں دُنیوی فلاح ازخود شامل ہوتی ہے

ہم قبل ازیں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دنیا کمانے سے منع نہیں کیا جس چیز سے اس نے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنائیں۔ مقصود ان کا صرف اور صرف آخرت کی فلاح اور وہاں کی دائمی خوشحالی ہونا چاہیئے۔ اگر وہ آخرت کی فلاح اور وہاں کی دائمی خوشحالی کو اپنا مقصود بنائیں گے اور خدا تعالیٰ سے اس کے طالب ہوں گے اور دنیا کمانے میں اس احتیاط کو ملحوظ رکھیں گے کہ آخرت کی فلاح اور وہاں کی دائمی خوشحالی کو بہرصورت و بہرحال تقدم حاصل رہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اخروی زندگی کی فلاح اور وہاں کی دائمی خوشحالی ہی مقدر نہیں کرے گا بلکہ دنیوی زندگی کے سامانوں میں سے بھی انہیں حصہ وافر عطا فرمائے گا اور وہ اس دنیا کے لحاظ سے بھی خسارہ میں نہیں رہیں گے۔ وہ اس دنیا میں ہی ان کے لئے جنت کے سامان پیدا کر دے گا۔ جس حالت میں بھی وہ یہاں ہوں گے اپنے تعلق باللہ اور اطمینان قلب کی وجہ سے دم نقد بہشت میں ہی ہوں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی فلاح کی خاطر صبر سے تکالیف برداشت کرتے ہیں اور راہ حق پر قائم رہنے میں استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہم انہیں آخرت میں تو ان کے صدق و وفا اور قربانی و اخلاص کا عظیم الشان اجر دیں گے ہی اس دنیا میں بھی ہم انہیں اپنے انعاموں سے ضرور نوازتے ہیں اور بلا تردد یہاں بھی خسارہ میں نہیں رہتے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے متعلق جو مکی دور میں رضائے الٰہی اور فلاح اخروی کی خاطر قریش مکہ کے ہاتھوں اذیت ناک مظالم میں سے گزر رہے تھے (اور ظاہر بین یہ سمجھ رہے تھے کہ انہوں نے اسلام قبول کر کے اپنی دنیا خود اپنے ہاتھوں برباد کر لی تھی) ایک عظیم الشان بشارت کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ ان کی عاقبت تو محمود ہو گی ہی ہم دنیا میں بھی انہیں خسارہ میں نہیں رہنے دیں گے بلکہ دنیا کو ان کے قدموں میں لا ڈالیں گے۔ چنانچہ فرمایا:-

"وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝"

(النحل آیات ۴۲-۴۳)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا اللہ کے لئے ترک وطن کیا (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ) ہم ضرور انہیں اسی دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو اور بھی بڑا ہوگا۔ کاش یہ (دنیوی فائدہ کو ترجیح دینے والے منکر اس حقیقت کو) جانتے کہ یہ (بڑا اجر پانے والے) وہ ہیں جو (ظلموں کا نشانہ بن کر بھی) ثابت قدم رہے اور جو (ہمیشہ ہی) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے اخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنا کر دنیوی زندگی کی آسائشوں سے از خود محرومی اختیار کی حتی کہ بظاہر یہ دنیا ان پر تنگ ہو گئی وہ بالآخر دنیوی لحاظ سے بھی گھاٹے میں نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی دنیا میں امن کی جگہ عطا کی اور آخرت میں بھی انہیں اجر عظیم کی بشارت سے نوازا۔ یہ اس لئے ہوا کہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو لوگ اخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرتے ہیں انہیں وہ اخروی فلاح بھی عطا کرتا ہے اور دنیوی فلاح سے بھی نوازتا ہے۔

مامورین الٰہی جنہیں اللہ تعالیٰ دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ خالصتہً اخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں دنیا کے سامنے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے اس نمونہ سے خوش ہو کر انہیں دنیا میں بھی عظیم الشان کامیابی اور لازوال عزت عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ دنیا کو ان کے قدموں میں لا ڈالتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝"

(النحل آیات ۱۲۱ تا ۱۲۳)

ترجمہ:- بلاشبہ ابراہیمؑ ہر ایک خیر کا جامع۔ اللہ کے لئے تذلل اختیار کرنے والا اور ہمیشہ خدا کی کامل فرمانبرداری کرنے والا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا وہ اس کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔ اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا تھا اور ایک سیدھی راہ کی طرف اس کی رہنمائی کی تھی اور ہم نے اسے اس دنیا میں بھی بڑی کامیابی بخشی تھی اور وہ آخرت میں بھی یقیناً صالح لوگوں میں سے ہو گا۔

مامورین الٰہی فلاح اخروی کو اپنا مطمح نظر بنانے کا نہایت اعلیٰ نمونہ خود ہی پیش نہیں کرتے بلکہ اپنے متبعین کی اس طرح تربیت کرتے ہیں کہ وہ بھی دنیا اور اس کی فانی زینتوں سے دل برداشتہ ہو کر فلاح اخروی کے حصول میں ہمہ تن مشغول ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے آخرت کی فلاح تو مقدر کرتا ہی ہے دنیوی فلاح سے بھی انہیں ضرور نوازتا ہے۔ وہ ان کے نفوس و اموال میں برکت دیتا اور انہیں کثرت بخشتا ہے وہ خدا سے دنیا نہیں طلب کرتے بلکہ دنیا اور آخرت دونوں کا حسنہ طلب کرتے ہیں کیونکہ اخروی فلاح فی الاصل دنیا اور آخرت دونوں کے حسنہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

خدا کی شان

عیاں ہے ذرّے ذرّے سے خدا کی شان وحدانی
گواہ ہے اُس کی قدرت پر مہ و پرویں کی تابانی
نہاں ہے چشم نرگس میں اُسی کا نور بے ہمت
گلوں کے رنگ و بو میں جلوہ گر ہے شانِ رحمانی

جہاں کا ذرّہ ذرّہ دستِ قدرت سے سنوارا ہے
طبائع کو ترقی کے لئے بے حد اُبھارا ہے
بنایا راستہ پُرپیچ، منزل بھی کٹھن کر دی
مگر پھر رہنمائی کے لئے قرآں اُتارا ہے

پلاتا ہے مئے عرفاں خود تقویٰ شعاروں کو
بناتا ہے تکلّم سے، سرافراز اپنے پیاروں کو
کرم گستر، سراسر مہرباں ہے اپنے بندوں پر
بھلا وہ بھول سکتا ہے کبھی وفا شعاروں کو

جسے چاہے عطا کرتا ہے خود ہی تاجِ خاقانی
بناتا ہے جسے چاہے مثیلِ ماہِ کنعانی
وہ خالق ہے، وہ مالک ہے وہ عالم ہے وہ غالب ہے
نرالی اُس کی رزّاقی، مسلّم شانِ سلطانی

عطا کی باغِ احمدؑ کو بہارِ جاوداں اُس نے
سدا دینِ محمدؐ کو کیا ہے کامراں اُس نے
بہ فیضِ صاحبِ مُہرِ نبوت، فخرِ انسانی
بنایا اپنے پیاروں کو ہمیشہ رازداں اُس نے

عبدالرحیم راٹھور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیح اور احیاءِ اسلام

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت)

(۳)

حضرت خاتم الانبیاء کا جہاد عقیدۂ حیاتِ مسیح کے خلاف

یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا سید الانبیاء۔ سید الاحیاء، ختم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو مجسم قرآن اور مہبط فرقان تھے) ہمیشہ ہی عیسائیت کے نظریہ حیاتِ مسیحؑ کے خلاف علمِ جہاد بلند کئے رکھا۔ یہ حقیقت عہدِ نبویؐ کے مشہور واقعہ وفدِ نجران سے خوب کھل جاتی ہے۔

مکہ مکرمہ سے یمن کی طرف سات منزل پر نجران کی عیسائی ریاست تھی جہاں ایک عظیم الشان گرجا تھا۔ جس کو وہ کعبہ نجران کہتے تھے۔ اور حرم کعبہ کا جواب سمجھتے تھے۔ یہ کعبہ تین سو کھالوں سے گنبد کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ عرب میں عیسائیوں کا کوئی مذہبی مرکز اس کا ہمسر نہ تھا۔ اس ریاست کا انتظام تین شعبوں پر منقسم تھا۔ خارجی اور جنگی امور کے ناظم کو "سید" کہتے تھے۔ دنیاوی اور داخلی امور "عاقب" کے سپرد ہوتے۔ اور دینی امور کا ذمہ دار "اسقف" (لارڈ بشپ) کہلاتا۔ ان مذہبی پیشواؤں کا تقرر خود قیصر روم کیا کرتا تھا۔

(معجم البلدان جلد ۸ صفحہ ۲۶۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسرے بادشاہوں کے ساتھ تبلیغی خط لکھا جس میں ۹ ہجری میں نجران کا ایک پر شکوہ وفد مدینہ حاضر ہوا۔ یہ وفد ساٹھ ارکان پر مشتمل تھا۔ اور اس میں ریاست کے تینوں لیڈر بھی تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ عبد المسیح (عاقب)
۲۔ شرحبیل یا ایہم (سید)
۳۔ ابو حارثہ بن علقمہ (اسقف)

یہ وفد شاہی تزک و احتشام کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نے انہیں مسجد نبوی میں اتارا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی نماز کا وقت آیا تو پیغمبر امن صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ان لوگوں نے مسجد نبویؐ میں ہی اپنی مخصوص عبادت کی۔ جس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کو جو گویا عیسائی دنیا کا ایک نمائندہ وفد تھا اسلام کی طرف بلایا اور انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم تو پہلے ہی مسلمان ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسیحؑ کو خدا کا بیٹا مانتے، صلیب پوجتے اور خنزیر کھاتے ہو یہی وجہ ہے کہ تمہیں اسلام لانے میں تامل ہے۔ کہنے لگے کہ اگر یسوع مسیح خدا کا بیٹا نہیں تو اس کا باپ کون ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَا یَکُوْنُ وَلَدٌ اِلَّا وَیُشْبِهُ اَبَاهُ

کیا تمہیں علم نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے انہوں نے جواب دیا یقیناً۔ اس پر حضورؐ نے پورے جلال کے ساتھ فرمایا۔

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَاَنَّ عِیْسٰی اَتٰی عَلَیْهِ الْفَنَاءُ۔

(اسباب النزول صفحہ ۵۳ از حضرت ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری متوفی ۴۶۸ھ طبع دوم مصری ۱۹۶۸ء)

یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا مگر حضرت عیسٰے وفات پا چکے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ایمان افروز جواب معاذ اللہ کوئی مناظرانہ یا مجادلانہ داؤ پیچ نہیں تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد قرآن مجید کے علاوہ حضورؐ کے روحانی اور کشفی مشاہدات پر تھی اور آپ علی وجہ البصیرت یقین رکھتے تھے کہ حضرت مسیح انتقال کر چکے ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معراج کی رات آسمانوں میں گزشتہ تمام انبیاء کی روحوں کے ساتھ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی روح ہی دیکھی تھی۔ کثیف جسم نہیں دیکھا تھا اور لغت عرب میں بھی نیک بندوں کی ارواح کے مسکن کو سماء (یعنی آسمان) ہی کہتے ہیں۔

(اقرب الموارد صفحہ ۵۴۵)

ارشاد ربانی ہے۔

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

(النجم آیت ۴-۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بشری ہوا و ہوس کے چشمہ سے نہیں نکلا۔ بلکہ آپ کا قول خدا کا قول ہے اس آیت کی رو سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کے سامنے وفاتِ مسیح کی جو برہان قاطع پیش فرمائی وہ یقیناً خدائی تعلیم سے تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ اپنی امت کو یہ تاکیدی سبق دینا چاہتے تھے کہ وہ ہمیشہ صلیب پرستوں کے خلاف اپنے دفاع کے لئے وفاتِ مسیح کے فولادی مورچے پر ڈٹے رہیں۔ ورنہ جس طرح ۳ ہجری میں کفار کا لشکر احد کی پہاڑی کا درہ خالی پاکر دوبارہ چڑھائی کرکے آگیا تھا اور مسلمانوں کی فتح عارضی شکست میں تبدیل ہوگئی تھی۔ اسی طرح وفاتِ مسیح کے مورچہ کو خالی پاکر عیسائیت کو یلغار کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور مسلمانوں کی سطوت و شوکت خاک میں مل جائے گی۔

قرآنی وحی کا نزول

بہرکیف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عیسائیت کے خلاف اس زندہ اور محکم دلیل کو حضرت احدیت کی بارگاہ میں ایسی غیر معمولی قبولیت عطا ہوئی کہ اس کے ساتھ ہی قرآنی وحی اترنی شروع ہوئی۔ اس موقعہ پر جو آیات نازل ہوئیں۔ ان میں یہ آیت بھی تھی۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی
اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ
اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

(آل عمران آیت ۵۶)

یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم! اپنے رب کا وہ فضل یاد کر کہ جو اس نے حضرت عیسٰے علیہ السلام پر کیا۔ اور بشارت دی کہ میں تجھے طبعی وفات دوں گا۔ یعنی تو صلیب پر نہیں مارا جائے گا۔ اور تجھے وفات کے بعد اپنی جانب اٹھاؤں گا۔ اور جو الزامات تیرے پر لگائے جاتے ہیں۔ ان سب سے تیرا پاک ہونا ثابت کر دوں گا۔

اس آیت میں حضرت عیسٰے علیہ السلام سے وعدہ کیا گیا تھا کہ تیری وفات اور رفع الی اللہ کے بعد نبی آخر الزمان بھیجا جائے گا جس کے ذریعہ تیری ذات سے تمام اعتراضات دور ہو جائیں گے۔ اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا کہ آپ خدا کے سچے رسول اس کے مقرب اور آسمانِ روحانیت کے ایک بلند مقام پر فائز ہیں۔ خدا کا یہ وعدہ ہمارے نبی محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے پورا ہوگیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ایسے محسن ہیں جن کا دامن آپ نے ہر ایک الزام اور آلائش سے پاک کرکے دکھلا دیا۔

امتِ مسلمہ کو مسلسل یاددہانی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف مدینہ کی مسجد نبوی میں ہی حضرت مسیح ناصری کی وفات کا اعلان نہیں فرمایا بلکہ اپنی زندگی میں امتِ مسلمہ کو اس کی طرف بار بار توجہ دی۔ اس حقیقت کے ثبوت میں یہ عاجز بطور نمونہ تین احادیث کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

(۱) پہلی حدیث:۔

لَوْ کَانَ عِیْسٰی حَیًّا مَا
وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ

(شرح فقہ اکبر مصری صفحہ ۱۱۱ از حضرت امام علی القاری مطبوعہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء)

یعنی اگر حضرت عیسٰے زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث ہے۔ جس میں موسےٰ اور عیسےٰ دونوں کا ذکر ہے اس کا متن یہ ہے

لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی
حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا
اِلَّا اتِّبَاعِیْ

(الیواقیت والجواہر از حضرت امام شعرانی جلد ۲ صفحہ ۲۴) (وتفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

(۲) دوسری حدیث۔

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراءؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰، تفسیر جامع البیان للطبری جلد ۳ صفحہ ۱۶۱۔ حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۸)

ترجمہ۔ یقیناً حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

یہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک احسان عظیم کا تذکرہ ضروری ہے ع

کروڑ جان ہو تو کروں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان تکلم کا یہ کمال ہے کہ حضورؐ نے جہاں یہودی امت کے مسیحؑ کی وفات اور اس کی ۱۲۰ سالہ عمر کی خبر دی۔ وہاں ایک محمدی مسیحؑ کی بھاری خوشخبری بھی سنائی۔ اور وضاحت فرمائی کہ اسرائیلی مسیحؑ کا رنگ سرخ اور بال گھنگریالے تھے۔ مگر محمدی مسیحؑ گندم گوں رنگ والا ہوگا اور اس کے بال سیدھے ہوں گے

(بخاری مصری جلد ۲ صفحہ ۱۶۵)

پھر مستقبل میں آنے والے مسیحؑ کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ۔ اِمَامُكُمْ مِنْ اَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بلکہ یہ فرمایا کہ

"اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ"

(بخاری مصری جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ و مسلم جلد ۱ صفحہ ۸۷ مصری)

"یعنی وہ تمہارا امام ہوگا۔ اور تم میں پیدا ہوگا"

جیسا کہ خود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے مثیل کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ:۔

"ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا" (متی ۱۹/۲۸)

معزز حضرات! حدیث کے لفظ "نزول" سے غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ قرآن میں یہی لفظ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے (الطلاق آیت ۱۰) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کے لئے استعمال فرمایا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰ از علامہ مجلسیؒ) جس کے معنی یقینی طور پر پیدا ہونے کے ہیں۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث مبارک لَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۰) میں امام مہدیؑ کو مسیح ابن مریمؑ کے نام سے موسوم کر کے یہ راز سربستہ بالکل کھول دیا ہے۔ کہ امام مہدیؑ کو بھی ابن مریم کے نام سے یاد کرنا ویسی ہی تمثیل اور تشبیہ دینا ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے

حضرت علیؓ کو اپنی امت کا ذوالقرنین قرار دیا ہے (الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۱۴)

تیسری حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری ایام کا واقعہ ہے کہ جب انصارؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ تو انہوں نے نہایت بے قراری اور اضطراب سے مسجد نبوی کے ارد گرد گھومنا شروع کیا۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کی دردناک کیفیت عرض کی کہ وہ سخت مشوش ہیں۔ ازاں بعد یکے بعد دیگرے حضرت فضل بن عباسؓ اور حضرت علیؓ ابن ابی طالب داخل ہوئے۔ اور انہوں نے بھی انصار کی بے چینی کا تذکرہ کیا۔ جس پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فضلؓ کا سہارا لئے ہوئے حجرۂ عائشہ سے باہر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت عباسؓ سامنے تھے۔ یہ بہت دردانگیز منظر تھا۔ سر مبارک پر درد و کرب کے باعث پٹی بندھی تھی۔ اور قدم مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے اور نقاہت کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ منبر کے پہلے زینہ پر ہی بیٹھ گئے۔ شمع محمدیت کے پروانے حضورؐ کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی دیوانگی اور وارفتگی کے ساتھ منبر نبویؐ کے گرد جمع ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر رونق افروز ہوکر دل ہلا دینے والا الوداعی خطبہ دیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِيِّكُمْ هَلْ خَلَدَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ فِيْمَنْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَاَخْلُدَ فِيْكُمْ۔ اَلَا اِنِّيْ لَاحِقٌ بِرَبِّيْ۔

(المواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۹ تالیف حضرت ابوبکر خطیب قسطلانی، مکاشفۃ القلوب صفحہ ۲۶۹ تالیف حضرت شیخ غزالی مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ اے لوگو! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے خوفزدہ ہو۔ کیا مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والا کوئی ایک نبی بھی ایسا گزرا ہے جو غیر طبعی عمر پاکر ہمیشہ زندہ رہا ہو کہ میں بھی ہمیشہ زندہ رہ سکوں یاد رکھو کہ میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں

صحابۂ رسولؐ کا اجماع وفات مسیحؑ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس الوداعی خطبہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ اس قیامت خیز حادثہ سے پوری دنیا صحابہؓ کی نظر میں تاریک ہوگئی۔ اور حضرت عمرؓ بن خطاب جیسے جری اولوالعزم اور صاحب جلال و تمکنت وجود اپنی تلوار بے نیام کرکے کھڑا ہوگیا۔ تا ہر اس شخص کو قتل کر دے جو اپنی زبان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی نسبت کوئی کلمہ نکالنے کی جرأت کرے۔ حضرت عمرؓ پر اس صدمہ کا اس قدر اثر تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے مگر کہے جاتے تھے۔

مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَلَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَقْتُلَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

(قسطلانی شرح بخاری)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے اور جب تک منافقوں کو قتل نہ کرلیں ہرگز فوت نہیں ہوں گے۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ اس مرحلہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ عمرؓ بیٹھ جاؤ۔ مگر انہوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ تب لوگ حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت عمرؓ کو تنہا چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔

اَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ۔ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ

(بخاری مصری جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

ترجمہ۔ بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو کہ جو شخص تم میں سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا اس کو معلوم ہو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) فوت ہوگئے اور جو شخص تم میں سے خدا کی پرستش کرتا تھا تو خدا زندہ ہے جو کبھی نہیں مریگا (اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت پر دلیل یہ ہے کہ) خدا نے فرمایا ہے کہ محمدؐ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے تمام رسول دنیا سے گزر چکے ہیں یعنی مر چکے ہیں۔ کیا تم اس رسول کے مرنے یا قتل ہوجانے کی وجہ سے دین اسلام چھوڑ دو گے؟ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائے وہ اللہ کا ہرگز کچھ نقصان نہیں کر سکتا اور اللہ شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دیگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ گویا لوگ اس سے بے خبر تھے کہ یہ آیت بھی خدا نے نازل کی ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کے پڑھنے سے انکو پتہ لگا۔ پس اس آیت کو تمام صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے سیکھ لیا۔ حضرت عمرؓ نے بھی فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے یہ آیت حضرت ابوبکرؓ سے ہی سنی۔ اور میں اس کے سننے سے ایسا بے حواس اور زخمی ہوگیا ہوں کہ میرے پیر مجھے اٹھا نہیں سکتے۔ اور میں زمین پر گرا جاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقعی فوت ہوگئے۔

(بخاری شریف جلد ۳ صفحہ ۶۳ مطبوعہ مصر)

سبحان اللہ خدا کا یہ کتنا زبردست تصرف ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے معاً بعد سب سے پہلا اجماع حضرت عیسےٰ علیہ السلام سمیت گزشتہ تمام نبیوں کی وفات پر ہی ہوا۔

اس اجماع نے گرتی ہوئی اسلامی عمارت کو پھر سے تھام لیا اور ثابت کر دیا کہ **اسلام کی زندگی مسیح ہی کی وفات کے ساتھ وابستہ ہے۔**

یہ ایسی زبردست صداقت ہے کہ اس نے بعض مستشرقین یورپ کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ چنانچہ ایک مشہور فرانسیسی مفکر سلویسٹر ڈی سیسی (Silvestre de Sacy) نے تو یہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ...." کی جو آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ سے قبل کے تمام نبیوں کی وفات کے ثبوت میں پیش فرمائی وہ قرآن میں دراصل موجود ہی نہیں تھی۔ اور عین اس موقعہ پر محض صحابہؓ کی ڈھارس بندھانے کے لئے وضع کرلی گئی تھی۔

(Bell's Introduction To The Quran By W. Montgomery Watt page 51)

(باقی)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر کئی کامیاب لیکچرز • زیرتربیت عیسائی منادوں کے کالج میں اسلام کی موثر تبلیغ

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ مڈویسٹ و گریٹ لیکس ریجن، امریکہ

گزشتہ ہفتہ (۲۷ر نومبر تا ۳ر دسمبر ۱۹۷۸ء) گریٹ لیکس ریجن کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

۲۷ر نومبر کی شام کو ڈیٹن سے Racine, وسکانسن کی نئی جماعت کے نوجوان پریذیڈنٹ برادر ابوبکر کی خواہش پر ان کی کار میں ان کے ساتھ ہی ریسین پہنچا۔ موسم نہایت سخت سرد اور سڑکیں پھسلنی تھیں۔ برفباری متوقع تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات گھنٹے کا سفر آرام اور سہولت سے طے ہوگیا۔ ۲۹ر کو جماعت کے بہنوں اور بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔ ما شاء اللہ دونوں صنفوں کو قرآن کریم سیکھنے کا شوق ہے۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر دو دن ان کی قرأت مثالی بنانے کی کوشش کی گئی۔ ہمارے یہ نو مسلم بھائی اسلام کے ہر حکم پر دل و جان سے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں خلفاء سلسلہ کی ہر خواہش کو پورا کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ برادر جلال نورالدین ایک روز اپنے غیر مسلم افسر کو تبلیغ کر رہے تھے دوران گفتگو جن چیزوں کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے یا ناپسند کیا ہے ان کا ذکر آیا تو اسی وقت برادر جلال سگریٹ پی رہے تھے۔ شراب اور سؤر کی حرمت کی فلاسفی بیان کرنے کے بعد انہیں خود ہی خیال آیا اور زیر تبلیغ افسر نے بھی اس طرف اشارہ کیا کہ اگر بعض چیزیں ناپسندیدہ یا لغو ہیں تو پھر سگریٹ نوشی کیوں کی جائے۔ اسی وقت ایمان اور غیرت کے جوش کے تحت برادر جلال نے اعلان کر دیا کہ اس وقت کے بعد سے میں قطعاً سگریٹ نہیں پیوں گا۔ سگریٹ نوشی ترک کر دینا ایک عادی سگریٹ نوش کے لئے آسان نہیں لیکن ایک مثالی مسلم احمدی بننے کے احساس نے اسی لمحہ سے مستقل طور پر برادر جلال کی سگریٹ نوشی بند کرا دی۔ مجھ سے انہوں نے اس کے اقتصادی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسی سے میں اوسطاً تین سو ڈالر (دیکھئے کہ میں جب سے احمدی ہوا ہوں پہلے ہی آہستہ آہستہ سگریٹ نوشی ترک کر رہا تھا) بچا لوں گا اور اگلے سال اتنی ہی رقم خرچ کر کے جلسہ سالانہ پر جا سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے!

ریسین کے روزنامہ میں (جرنل ۶ر دسمبر) ایک مفصل مضمون اسلام پر چھپا جس میں احمدیت کے نمایاں پہلو درج تھے۔ مضمون کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو بھی شائع ہوا اس کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی تھا کہ خاکسار کا ۲۹ر نومبر کو ساڑھے چھ بجے شام وسکانسن یونیورسٹی میں اسلام پر لیکچر ہوگا جس کے بعد ہر شخص کو سوال کرنے کی اجازت ہوگی اس کے متعلق علیحدہ بھی ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ یہ لیکچر مقررہ وقت پر ہوا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے اسلام کے عیسائیت کے مقابلہ میں بہتر اور برتر ہونے کے دلائل پیش کئے۔ متعدد غیر مسلم حاضرین نے بعد میں نہایت متانت سے اپنے شکوک پیش کئے جن کو دور کرنے کی موثر کوشش کی گئی اور اس طرح اسلام کے پیغام کا اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کامیاب تذکرہ کرنے کی توفیق دی۔ الحمد للہ!

اسی پارک سائیڈ میں یونیورسٹی کی فلاسفی کلاس کی خواہش پر خاکسار نے اسی صبح ۹ بجے "ہستی باری تعالیٰ" پر لیکچر دینے کی توفیق پائی۔ اس کلاس میں طلباء کے علاوہ ان کے پروفیسر بھی موجود تھے۔ فلاسفروں کی منطق کی رو سے تسلّی کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بات سے بات نکلتی رہتی ہے اور گفتگو ایک لامتناہی سلسلہ اختیار کر لیتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو ایک ایسے رنگ میں پیش کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ابھرا اور نامکمل نہیں رہتا اور یہ ایک ایسی دلیل تھی جسے اس تیس چالیس کی کلاس کو تسلیم کرنا پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت، قرآن کریم کی حفاظت، مغلوب ہونے کے بعد رومیوں کا آتش پرست ایرانیوں پر غالب آ جانا۔ فرعون موسیٰ کی لاش کے محفوظ کئے جانے، بر و بحر کے ذرائع آمد و رفت۔ نہر سویز اور نہر پانامہ۔ ان کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں اور پھر ان کا پورا ہوتے رہنا اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ پیشگوئی کرنے والی زبردست ہستی جو ہر چیز پر قادر ہے اور حاوی ہے موجود ہے اسی ضمن میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے
کناروں تک پہنچاؤں گا"

پورا ہونا اور پھر امریکہ میں حجت کرنے کیلئے ڈاکٹر ڈوئی کی عبرتناک موت کو پیش کرکے نوجوان فلاسفروں بلکہ ان کے اساتذہ کو بھی سنجیدگی سے ہستی باری تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ جس کو انہوں نے کسی اور پہلو کا ذکر کئے بغیر۔ بحث و مباحثہ میں الجھے بغیر قبول کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنی ہستی کے دلائل کو موثر طور پر پیش کرنے کی خاکسار کو سعادت بخشی الحمد للہ!

اس سے زیادہ ایمان افروز نظارہ Trinity College of Divinity میں جو Bannockburn Deerfield, Ill. میں واقع ہے۔ یکم دسمبر کو دیکھنے میں آیا۔ اس کالج میں جو جامعہ احمدیہ کی طرح مشنری ادارہ ہے سینکڑوں طلباء نہایت عمیق حقائق میں عیسائیت کی تعلیم حاصل کر کے مبلغ بن کر نکلتے ہیں۔ ابتداءً گریجوایٹ ہوتے ہیں بعد میں ایم اے اور بعض پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے امریکہ اور غیر ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے پر مامور کئے جاتے ہیں جب کبھی میں آیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دفعہ ہی عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کا بول بالا کرنے کی توفیق پائی۔ آخری مرتبہ انہیں کھچاؤ کرسچنٹی کے پروفیسر ڈیوڈ نے میری تقریر کے بعد کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم میں ہمارے معتقدات از قسم مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے Resurrection پر مناظرہ کریں تاکہ حق و باطل میں تمیز ہو سکے۔ خاکسار نے اسی وقت لبیک کہا اور تقاضا کیا کہ اسی وقت میں اس مسئلہ پر بحث ہو جائے لیکن ڈاکٹر ڈیوڈ نے وقت کی قلت کا بہانہ بنا کر مباحثہ کو آئندہ کسی وقت پر ڈال دیا۔

میں نے جون ۱۹۷۸ء میں امریکہ دوبارہ واپس پہنچتے ہی ڈاکٹر موصوف سے رابطہ قائم کیا کہ میں پھر حاضر ہو گیا ہوں جب چاہیں بندہ موعودہ مناظرہ کے لئے آ جائے گا۔ تھوڑی سی ردوکد کے بعد انہوں نے مناظرہ کے لئے یکم دسمبر کی تاریخ مقرر کر دی۔ خاکسار نے اسے قبول کر کے لکھ دیا کہ اس بارہ میں شرائط کی تکمیل اور اوقات کی تقسیم وغیرہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیا جائے۔

کچھ عرصہ خاموش رہنے کے بعد جس روز خاکسار دورہ پر جا رہا تھا ٹیلیفون آ گیا کہ بعض وجوہات کی بنا پر ہم مناظرہ کا وسیع پیمانہ پر اعلان نہیں کر سکے اور چونکہ یہ ایک اہم تقریب ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر دوسرا کالج یا بیرونی احباب مدعو نہیں ہو سکتے تو آپ کی دینیات کی کلاس جو دینیات میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کر رہی ہے میرے لئے یہی کافی ہے۔ میں اب پختہ پروگرام بنا چکا ہوں اس لئے اس تقریب کو ملتوی نہ کریں۔ میرے اصرار پر انہوں نے مباحثہ کرنا تو نہ مانا لیکن مجھے اتنی رعایت دے دی کہ میں آ جاؤں اور آکر ایک گھنٹہ مع سوال و جواب کے وقفہ کے اسلام پر ایک گھنٹہ احمدیت پر تقریر (سوال و جواب کے سمیت) لے لیں صبح ۹ سے ۱۰ بجے تک۔ خاکسار اس کو بھی غنیمت جانتے ہوئے وقت مقررہ پر ایک احمدی دوست کی کار میں اپنے جائے قیام سے ساٹھ میل دور پہنچ گیا۔ برفباری بھی جو ہر لحظہ شدید ہو رہی تھی اور واپسی تک چھ انچ پڑ چکی تھی۔ کالج مذکور میں پہنچ گیا۔ ان کی توقع بلکہ خواہش کے خلاف۔

حسب پروگرام۔ پہلے ۵۰ منٹ میں اسلام اور عیسائیت کے اختلافی مسائل کا جائزہ لیا۔ اسلام کی عالمگیر تعلیم اور عیسیٰ علیہ السلام کے مشن کا موازنہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی برکت سے یہ نام نہاد اعلیٰ تعلیم یافتہ گروہ سوالات کے وقت کوئی بھی وزنی اور ٹھوس دلیل عیسائیت کے حق میں یا اسلام کے خلاف نہ پیش کر سکا۔

پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد خاکسار نے اپنی دوسری تقریر میں احمدیت کے موضوع پر مقالہ پڑھا جس میں خاص طور پر مسیح کی آمد ثانی کی حقیقت پر بحث کی۔ ساتھ ہی خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے حوالہ سے سامعین پر یہ بات واضح کی کہ قرآن کریم جس مریم کے بیٹے مسیح کو پیش کرتا ہے وہ خدا کا برگزیدہ بشر اور نبی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشگوئی کی اور جو سب نبیوں کو راستباز سمجھتا تھا۔ عیسائی جس یسوع کو پیش کرتے ہیں اور جس کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں قرآن کریم میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

تمام وقت تفہیم کا سلسلہ جاری تھا۔ ڈاکٹر ڈیوڈ نے کہا کہ اب طلباء کے گرجا جانے کا وقت ہو گیا ہے اس پر یہ اجلاس ختم ہو گیا بعد میں جو تمام طلباء نے اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر خاکسار کے لیکچر کی فرداً فرداً تعریف کی اور خواہش ظاہر کی کہ کبھی بار بار آتا رہوں تاکہ انہیں اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوتی رہیں نیز ان کی ضرورت پر روشنی کے انچارج نے وعدہ کیا کہ وہ اگلے سال مجھے ضرور مناظرہ کی دعوت دیں گے میں نے کہا کہ میرا تجربہ تو مایوس کن ہے لیکن بہرحال میں پھر بھی جب آپ بلائیں گے حاضر ہو جاؤں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ستاسیویں (۸۷) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

(۲)

توحید الٰہی اور اس کے فوائد و برکات۔

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "اَلتَّوْحِیْدُ رَأْسُ الطَّاعَات" کہ الٰہیات اور علوم روحانی کا سرچشمہ توحید ہے کی روشنی میں لفظ توحید کی تشریح فرمائی۔ اور توحید کی عظمت کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وضاحت فرمائی کہ اسعد الناس شفاعتی من قال لا الٰہ الا اللہ یعنی میری شفاعت اور سفارش سے فائدہ اُٹھانے والے وہی خوش نصیب ہو سکتے ہیں جو کلمہ توحید کے قائل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ کے مختلف دلائل بیان فرمائے۔ اسی طرح آپ نے توحید کے فوائد اور برکات پر بھی روشنی ڈالی۔

آپ نے زندہ خدا سے زندہ تعلق اور اس کے ذرائع پیش کرتے ہوئے اس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک وجود کو پیش فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر

سب سے پہلے مغربی جرمنی سے تشریف لائے ہوئے محترم ہدایت اللہ ہیبش صاحب نے مغربی جرمنی کی جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق ملنے پر خدا کا شکر ادا فرمایا اور بتایا کہ ہم اپنے ساتھ چھ نمائندے لے کر آئے ہیں۔ ان میں سے ایک غیر مسلم معزز مہمان ہیں جو سرینگر میں یسوع مسیح کی قبر دیکھنے اور اس پر تحقیق کرکے باقاعدہ ایک مقالہ تیار کرکے وہاں کے اخباروں میں دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارے ملک میں احمدیت آہستہ آہستہ پھیل رہی ہے اور تبلیغ کے لئے صاف میدان پیدا ہو رہا ہے۔ آخر میں آپ نے سامعین سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں ایک نہایت ہی وجد آفرین انگریزی نظم جو آپ نے یہاں بنائی تھی سنائی۔

الحاج ابوبکر صاحب آف نائیجیریا

آپ نے سب سے پہلے جماعت ہائے نائیجیریا کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ۱۹۳۶ء میں بیعت کی تھی۔ آپ انصار اللہ کے ناظم ہیں۔ یہاں ۸ افراد کو لے کر آئے ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ عہدہ پر تھے اب ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا سارا وقت سلسلہ کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ آپ اپنے تین بچوں کو ساتھ لائے ہیں تاکہ انہیں ربوہ میں دینی تعلیم اور حفظِ قرآن سے متمتع کر سکیں۔ آپ نے نائیجیریا میں جماعت کی عظیم الشان ترقی کا ذکر فرمایا۔

ان ہر دو تقریروں کا ترجمہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سنایا۔ اس کے بعد پہلے روز کی پہلی نشست خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پہلا دن — دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی دوسری نشست ۲½ بجے بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم چوہدری نور الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبر و رضا اور استقامت کے آئینہ میں

اس نشست کی پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آں محترم نے صبر و استقامت کی تشریح کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت عرب کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی پاکیزہ زندگی اور بے نظیر عہد شباب پر روشنی ڈالی۔ پھر دعویٰ نبوت کے بعد سے لے کر ہجرت تک یعنی تیرہ سال تک مکہ میں تبلیغ کے دوران کی اذیتوں، طائف کا دردناک واقعہ اور شعب ابی طالب میں محصوری کے المناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال صبر و رضا اور استقامت پر نہایت ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ یہی وہ اعلیٰ ترین اُسوہ تھا جس کو دیکھ کر آپ کے صحابہؓ نے بھی صبر و رضا اور استقامت کا ایسا حسین نظارہ دنیا میں پیش کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ نیز کمزوری کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی بشارات اور ان کے معجزانہ رنگ میں پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو مخالفتوں کے طوفان کا سامنا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت بھی آج صبر و استقامت کا وہی نمونہ دکھا رہی ہے جو ہمارے آقا و مطاع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے دکھایا تھا اور ہم بفضلہ تعالیٰ اس یقین پر قائم ہیں کہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں اور غلبہ اسلام کی عظیم بشارات جو حضرت مسیح موعودؑ کو کمزوری کے زمانہ میں دی گئی تھیں وہ بھی ضرور پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ

ذکر حبیبؑ

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔

آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت قادیان کی گمنام حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی روایت بیان فرمائی کہ قادیان کے لوگ ننگے، بے علم، جاہل، سُست، گالی گلوچ میں ماہر بلکہ گالی دینا ایک بہت خوش ہونے والے، بیکار، جوئے باز، نشہ آور اشیاء شراب وغیرہ کے عادی تھے۔ قادیان کا صرف ایک حصہ آباد اور باقی سارا اُجڑا ہوا تھا۔ آبادی پانچ سو تھی۔ گیدڑ اور لومڑ وغیرہ سرشام بولنے لگتے۔ بعض وقت رات کو بھیڑیا بھی آجاتا۔ اس گمنام بستی میں آپ پیدا ہوئے لیکن آج یہی بستی ارضِ حرم بنی ہوئی ہے اور اکنافِ عالم سے لوگ آکر بسے ہیں اور ایک دائمی روحانی مرکز بنا ہوا ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے مختلف اوصافِ حمیدہ مثلاً سادگی، مہمان نوازی وغیرہ کے ضمن میں ایمان افروز واقعات سنا کر حاضرین کے ایمانوں کو تازہ کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس اجلاس کی آخری تقریر برادرم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے مامور من اللہ کے وجود اور اس کی پیشگوئیوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے مختلف ایمان افروز واقعات اور تاریخی شواہد کی روشنی میں ان کے پورا ہونے کو ثابت کیا۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعض تبشیری و انذاری پیشگوئیوں کی وضاحت کرتے ہوئے اس بات کو ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ واقعی خدا تعالیٰ کے مامور ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور عالمگیر ترقی، عظیم الشان نسل کا وعدہ اور ان کا پورا ہونا اور خاص طور پر پیشگوئی مصلح موعودؓ اور علمی غلبہ کی بشارت وغیرہ تبشیری پیشگوئیوں کے علاوہ مخالفین کے عبرتناک انجام کے متعلق مختلف انذاری پیشگوئیاں ایمان افروز رنگ میں بیان کیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں مادی و سیاسی انقلابات اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے بارے میں مختلف پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے کسرِ صلیب کی عظیم الشان پیشگوئی پر بھی روشنی ڈالی۔

اس کے ساتھ ہی پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم مسرور احمد خاں اچانک شدید پیٹ درد سے بیمار ہو گیا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔

(ملک نور محمد خاں۔ ساہیوال)

فہرست صدقہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ فروری ۱۹۷۸ء

(۲)

۶۳-	حنیف احمد صاحب و برادران	جھنگ صدر	۱۰—۰۰
۶۴-	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اقبال صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۵-	چوہدری شمیم احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۶-	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	مردان	۱۵—۰۰
۶۷-	〃 〃 〃	چک جھمرہ	۴۲—۰۰
۶۸-	مبشر احمد صاحب واپڈا کالونی گرو	جیکب آباد	۱۰—۰۰
۶۹-	محمد ارشد انجم صاحب	〃	۱۰—۰۰
۷۰-	قریشی محمد جمیل صاحب	سکھیکی منڈی	۱۰—۰۰
۷۱-	بی بی گل صاحبہ بذریعہ مرزا طاہر احمد صاحب	ربوہ	۶۰—۰۰
۷۲-	لجنہ اماء اللہ	سانگلہ ہل	۴۲—۰۰
۷۳-	ماسٹر محمد شفیع صاحب	شیخ پور	۲۰—۰۰
۷۴-	محمد ارشد صاحب N.B.P اسکردو از والد صاحب مرحوم		۵۰—۰۰
۷۵-	محمد ارشاد صاحب چٹھہ	موہلنکے	۱۰—۰۰
۷۶-	مبشر احمد صاحب شرما	شکار پور	۵۰—۰۰
۷۷-	محمود احمد صاحب بھلو	اسلام آباد	۱۰—۰۰
۷۸-	ضیاء الحق صاحب / اہلیہ صاحبہ	〃	۱۰—۰۰
۷۹-	حسن آفتاب صاحبہ بیگم اے خان صاحب	گلبرگ لاہور	۱۵۰—۰۰
۸۰-	راجہ مسعود احمد صاحب دارالصدر غربی	ربوہ	۱۵—۰۰
۸۱-	فیض احمد صاحب چک 22/E.B	ساہیوال	۱۰—۰۰
۸۲-	زوجہ مولوی رحمت اللہ صاحب	ملک پور کھارے	۱۰—۰۰
۸۳	سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	ایبٹ آباد	۱۵—۰۰
۸۴-	جمیل احمد صاحب جاوید	ملتان چھاؤنی	۱۰—۰۰
۸۵-	ملک مسعود احمد صاحب مجوکہ	〃	۱۰—۰۰
۸۶-	سلیمہ ماجد صاحبہ	〃	۱۰—۰۰
۸۷-	اکبر افضل صاحب	〃	۲۰—۰۰
۸۸-	عبدالعلیم صاحب	〃	۱۰—۰۰
۸۹-	مقصود احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۹۰-	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	بہاولپور	۳۰—۰۰
۹۱-	والدہ شاہدہ صاحبہ	〃	۱۰—۰۰
۹۲-	شیخ فاضل محمود صاحب	اوکاڑہ	۱۵—۰۰
۹۳-	〃 فضل محمد نذیر احمد صاحبان	〃	۱۰—۰۰
۹۴-	ملک محمد زمان خان صاحب	گھوگیاٹ	۱۰—۰۰
۹۵-	سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	کروتو	۴۳—۰۰
۹۶-	شیر محمد صاحب دارالنصر غربی	ربوہ	۱۰—۰۰
۹۷-	سیکرٹری مال صاحب دارالصدر شمالی	〃	۲۰۰—۰۰
۹۸-	محمد سعید احمد صاحب SE	پشاور	۱۰—۰۰
۹۹	ناصر احمد صاحب ایم اے	〃	۱۰—۰۰
۱۰۰-	شیخ صلاح الدین صاحب	〃	۳۰—۰۰
۱۰۱-	پیرزادہ عبدالسمیع صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۰۲-	سیکرٹری مال صاحب باب الابواب	ربوہ	۱۵—۰۰
۱۰۳-	حضرت مولوی محمد الدین صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۰۴-	امیر جماعت احمدیہ	ضلع جھنگ	۶۹—۰۰
۱۰۵-	ملک عبدالرب صاحب	ربوہ	۱۵—۰۰
۱۰۶-	صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ صفی الرحمٰن صاحب	کراچی	۲۵—۰۰
۱۰۷-	شیخ انوار رسول صاحب	〃	۱۴—۰۰
۱۰۸-	بدر النساء خانم صاحبہ	کراچی	۱۱—۰۰
۱۰۹-	ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب	〃	۳۰—۰۰
۱۱۰-	زکیہ خاتون صاحبہ	〃	۱۵—۰۰
۱۱۱-	مبارک احمد خان شفیع صاحب	〃	۱۰۰—۰۰
۱۱۲-	شیخ طاہر احمد صاحب	〃	۳۰—۰۰
۱۱۳-	کیپٹن حمید مرزا مرحوم صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۱۴-	مسز سلیم صاحبہ	〃	۲۰—۰۰
۱۱۵-	جمیلہ بشریٰ طاہر صاحبہ	〃	۵۰—۰۰
۱۱۶-	چوہدری شفیق احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۱۷-	عطاء الرحمٰن صاحب طاہر	〃	۱۰—۰۰
۱۱۸-	بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۱۹-	ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۲۰-	سیٹھ منیر احمد صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۲۱-	خورشید احمد زکی صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۲۲-	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۲۳-	ڈاکٹر مبین الحق صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۲۴-	عبداللطیف صاحب ٹیچر	دوڑ ضلع نواب شاہ	۱۰۰—۰۰

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ جولائی ۱۹۷۸ء

۱	مکرمہ والدہ صاحبہ میاں سراج دین صاحب مرحوم	واہ کینٹ	۱۰۰—۰۰
۲-	مکرم چوہدری شاہنواز صاحب	کراچی	۵۰۰۰—۰۰
۳-	〃 〃 منیر فوار صاحب	〃	۱۰۰۰—۰۰
۴-	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۱۰۰۰—۰۰
۵-	مکرم منور احمد صاحب نیشنل آٹو	نواب شاہ	۱۰—۰۰
۶-	〃 سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	مردان	۱۵۱—۰۰
۷-	〃 چوہدری عباس احمد صاحب والدین مرحومین	پنڈدادنخاں	۱۰—۰۰
۸-	〃 احسان الٰہی صاحب صدر جماعت احمدیہ	چنیوٹ	۳۲۴—۰۰
۹-	〃 سلطان رشید خان صاحب	کوٹ فتح خاں	۱۰—۰۰
۱۰-	〃 سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	گجرات	۶۷۰—۰۰
۱۱-	〃 حاجی محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ	۱۰—۰۰
۱۲-	〃 قریشی محمد رفیق صاحب	〃	۶۰—۰۰
۱۳-	〃 چوہدری عطاء اللہ صاحب	〃	۱۰۰—۰۰
۱۴-	〃 فضل کریم صاحب	〃	۵۰—۰۰
۱۵-	〃 ناصر احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۶-	〃 چوہدری نذیر احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰

دعائے مغفرت

مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ہری پور ضلع ہزارہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ہری پور بعمر قریباً پچاس سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم شریف النفس، دیندار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ احمدیت کے ساتھ لگاؤ رکھتے تھے۔ جنازہ ہری پور سے مردان پہنچا۔ مقامی جماعت کے علاوہ ہزارہ، ایبٹ آباد، نوشہرہ سے کثرت سے احباب شامل ہوئے اور احمدیہ قبرستان مردان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ جو نابالغ ہیں۔ احباب مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں۔

(آدم خان امیر جماعت مردان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو نظامِ وصیت میں کیوں شامل ہونا چاہیئے؟

اس لئے کہ:۔

(۱) آپ ان عظیم الشان دعاؤں کے مستحق و مورد بنیں جو خدا کے پاک مسیح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے رسالہ الوصیت میں بہشتی مقبرہ کے سلسلہ میں کی ہیں۔ (دیکھیں رسالہ الوصیت صفحہ ۱۷ تا ۱۹)

(۲) تاکہ آپ اُن کامل الایمان لوگوں میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پائیں جن کے متعلق خدا کے پاک مسیح (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ:۔

"ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔"
(الوصیۃ)

(۳) آپ اُن اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں شامل ہو سکیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔"
(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

(۴) آپ مسیح پاک علیہ السلام کے ان روحانی فرزندوں میں شامل ہوں جنہوں نے حضورؑ کے اس حکم (نظامِ وصیت یعنی شمولیت) پر لبیک کہا ہے۔ اور اس کی بناء پر خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اس حکم کا تذکرہ حضور علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے:۔

"ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔"
(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

(۵) تا آپ ان خوش قسمتوں میں شامل ہوں جو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"
(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مخلصین جماعت کو اس بابرکت نظام میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں اور فضلوں کا مورد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر کرے۔ آمین!

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

عزیزہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ونگ کمانڈر رشید احمد صاحب کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کے بعد گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہے اور بخار بھی ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

وقفِ جدید کے بائیسویں (۲۲) سال کے آغاز کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ار صلح ۱۳۵۸ہش کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے بائیسویں (۲۲) اور "دفتر اطفال وقفِ جدید" کے چودھویں (۱۴) سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وقفِ جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی ہے لیکن ہے بہت ضروری اور بہت اچھا کام کر رہی ہے......... جماعتوں اور احباب کو کام کرنے والے معلّمین کی تعداد بھی بڑھانی چاہیئے اور وقفِ جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا چاہیئے۔"

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد تمام احباب، خواتین، ناصرات، اطفال اور چھوٹے بچوں سے چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات حاصل کرنے کی مہم شروع فرمائیں اور "دفتر بالغان" اور "دفتر اطفال" کے وعدوں کی فہرستیں جدا جدا مکمل کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد۔ چھوٹا یا بڑا وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصّہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

سیکرٹری صاحبان مال رقوم جمع کراتے وقت ۱۳۵۷ہش اور ۱۳۵۸ہش کے چندوں کی ضرور تخصیص فرمائیں اور "دفتر بالغان" اور "دفتر اطفال" کے چندوں کی الگ الگ اسم وار فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم طارق محمود ظہور ایم ایس سی کا نکاح عزیزہ عابدہ خان بنت مکرم ممتاز احمد خان صاحب ساکن احمد نگر ضلع جھنگ کے ہمراہ مبلغ پانچہزار (۵۰۰۰/-) روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۷۸ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں فریقین کے لئے باعث برکت ہو۔

عزیزم طارق محمود ظہور مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب اعوان سیالکوٹی (مرحوم) کا نواسہ اور مکرم الطاف حسین خان (مرحوم) شاہجہانپوری کا پوتا ہے

(غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال (آمد) ۴/۱۴ فیکٹری ایریا۔ ربوہ ضلع جھنگ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالمنان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم عبدالرحمن صاحب لدھیانوی وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۱۰۱۹/ ۱۱۱-۱۵۴ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۲۰۵۰/- روپے جمع ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید میں کھاتہ ۸/۷ میں مبلغ ۴۰۰۰/- روپے جمع ہیں۔ کل رقم مذکورہ بالا پر مرحوم کا حصّہ وصیت ادا ہو چکا ہوا ہے

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) بشیر احمد صاحب (۲) صالحہ بیگم صاحبہ (۳) امۃ الرحمن صاحبہ (۴) عطیہ بیگم صاحبہ

پسران و دختران مرحوم

استدعا ہے کہ کل رقم مبلغ ۶۰۵۰/- روپے مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعی تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
اپنی صحت و تندرستی کی بقا کیلئے
ناصر دواخانہ ربوہ
کی مفید اور مجرب دوائیں استعمال کریں!
مکمل فہرست ادویہ۔ جنتری ۱۹۷۹ء۔ مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں!

دانت مت نکلوائیے!
ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی:

اینٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA	قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز	ANTI CARIES	" ۱۵/-
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER	" ۴/-
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	" ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گول بازار ربوہ۔ فون ۱۶۶